عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
ہو جائے چراغاں یارسول اللہ ﷺ
تمہارے دشمنوں کے سر کچلنے کو رہے قائم
غلامان شہ احمد رضا خاں یارسول اللہ ﷺ
دلیل عید میلاد النبی ﷺ
براعتراضات دیوبندی کوری
مؤلف
شیخ محمد شعبان الحق قادری نقشبندی
بغداد شریف
سرکار نقشبندی
اجمیر معلی
کچھوچھہ مقدسہ
بریلی شریف
پیلی بھیت شریف
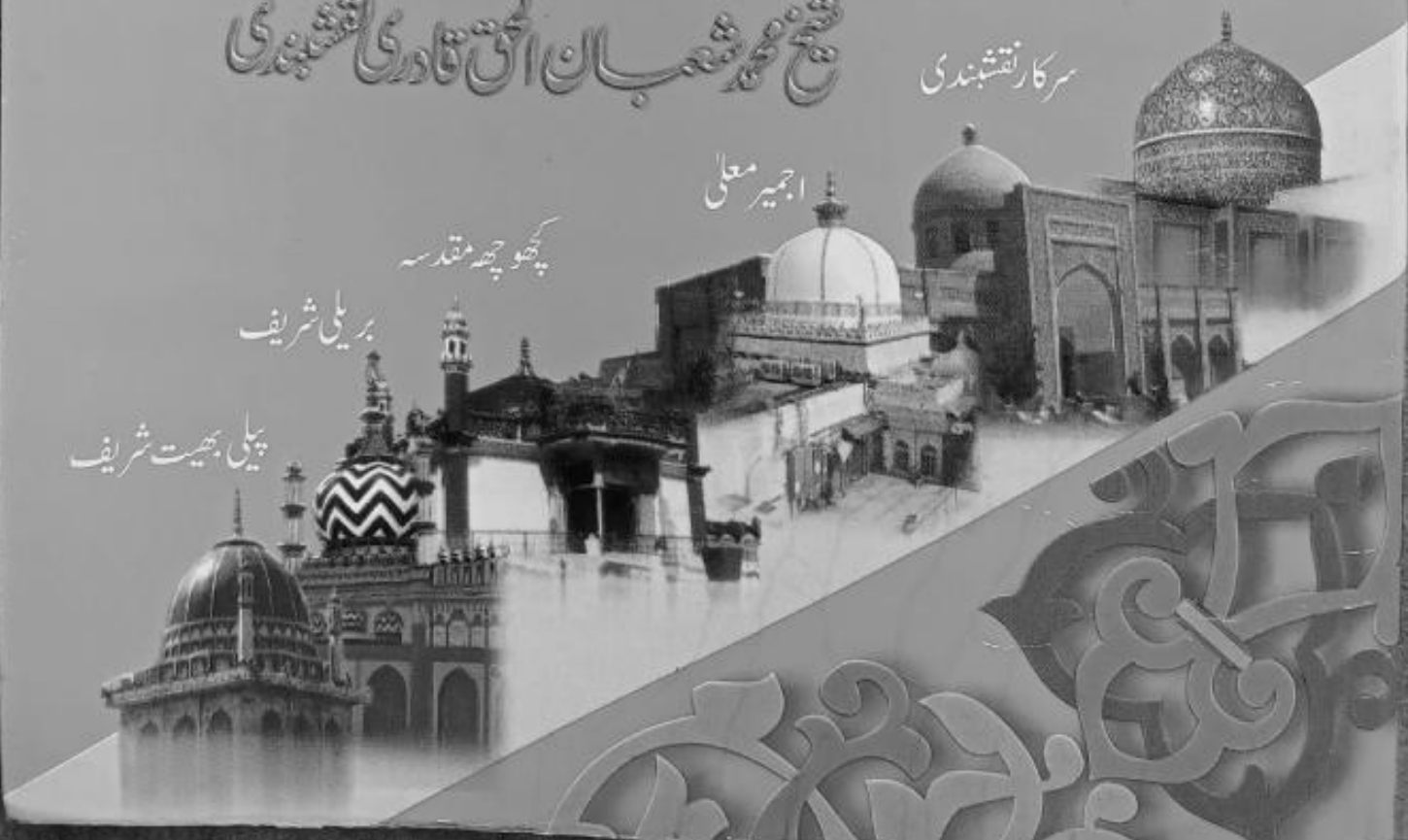
بفیضِ کرم

زبدۃ الاولیاء خلاصۃ الاتقیاء عارف اللہ واصل الی اللہ حضرت مولانا سرکار شیخ **محمد نور الحق** قادری نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(وصال مبارک ۷/اپریل ۱۹۴۲ء ۵/ربیساکھ بنگلہ) (عرس مبارک بنگلہ ۵/ربیساکھ ۱۸/یا ۱۹/اپریل)

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دیوبندی وہابیوں کے بیجا اعتراضات پر مدلل اور دندان شکن جوابات بنام

دلیل، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

بر اعتراضات، دیوبندی کوری

مؤلف

شیخ محمد شعبان الحق قادری نقشبندی

خادم الطلباء والمدرسین جامعہ فیضان مفتیٔ اعظم علامہ نور الحق روڈ ٹھیپی جھاڑی

ناشر

خانقاہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ علامہ نور الحق روڈ ٹھیپی جھاڑی پوسٹ چنامنا

تھانہ پوٹھیا ضلع کشن گنج 855117

نام کتاب: دلیل عید میلاد النبی ﷺ

براعتراضات دیوبندی کوری

نام مؤلف: شیخ محمد شعبان الحق قادری نقشبندی

پروف ریڈنگ:۔ مولانا عبد الوحید ربانی و مولانا امین الدین صاحبان اسلام پور

امداد طباعت:۔ عالیجناب سیٹھ محمد طیب علی صاحب رام گنج Golden Jeans Care کولکاتا

کمپوزنگ محمد انصار الحق ابن مولانا محمد گلزار حسین نوری

سن اشاعت: صفر المظفر ۱۴۳۹ھ نومبر ۲۰۱۷ء

تعداد: ۱۰۰۰/ایک ہزار

ناشر: شعبۂ نشر و اشاعت خانقاہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ

علامہ نور الحق روڈ ٹھیپی جھاڑی نزد کولتھار پناسی، پوسٹ چنامنا، تھانہ پوٹھیا

ضلع کشن گنج (بہار)

ملنے کے پتے

جامعہ فیضان مفتئ اعظم علامہ نور الحق روڈ ٹھیپی جھاڑی

اکمل ہومیو شفاخانہ اسٹیشن روڈ نزد مایا سنیما ہال اسلام پور بنگال

کاشانۂ نوری پچھم بستی کھجور باڑی پوٹھیا بلاک کشن گنج

تقریظ جلیل

مخدوم المشائخ شیخ طریقت جانشین سرکار مسولی رہبر شریعت حضور گلزار ملت حضرت

علامہ الحاج سید گلزار اسمٰعیل واسطی قادری اسمٰعیلی سجادہ نشین آستانہ فلک

خانقاہ اسمٰعیلیہ بانی وسربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاسمٰعیلیہ مسولی شریف یوپی

حامدا ومصلیا ومسلما

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا　　دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

جماعت اہلسنت سے باطل فرقوں کا اختلاف کوئی فروعی اختلاف نہیں جیسا کہ اہل باطل ظاہر کرتے ہیں بلکہ ہمارا ان سے اختلاف ان کے عقائد باطلہ شنیعہ خبیثہ کی بنیاد پر ہے جس کی وجہ سے ہم بابانگ دہل ان کو کافر کہتے اور لکھتے ہیں مگر ان مکاروں کی مکاری اور ان عیاروں کی عیاری تو دیکھئے تو بھولی بھالی عوام اور ناخواندہ افراد کو یہ باور کراتے ہیں کہ اہلسنت کچھ ایسے امور انجام دیتے ہیں جو مخالف شریعت ہے اور کچھ ایسی چیزیں انھوں نے ایجاد کر لی ہیں جو زمانہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ تھیں۔

نیاز فاتحہ چادر گاگر قوالی تعزیہ درود وسلام مزارات پہ حاضری صاحبان مزارات سے استمداد، جھنڈا، علم، سبیل، کھچڑا، حلوہ، مرغا، زردا ایصال ثواب جلسہ وجلوس یہ وہ امور ہیں جن کی نہ کوئی اصل قرآن وحدیث میں ملتی ہے اور نہ ہی سلف صالحین نے ایسے کاموں کو انجام دیا ہے یہی ان کا وہ مکر وفریب ہے جس کی چادر میں وہ اپنے عقائد باطلہ خبیثہ کو چھپا کر بھولی بھالی عوام پر بدعقیدگی کا وار کرتے ہیں اور ان ظاہری خرافات کے بل بوتے عوام الناس کو جماعت اہلسنت سے برگشتہ کرتے نظر آتے ہیں جبکہ

ان کے ان دعووں میں کوئی دم خم نہیں کیونکہ جب یہ اہلسنت کے اکابر علماء کے سامنے مناظرے کے اسٹیجوں پر آتے ہیں تو ذلت و رسوائی کا ہار گلے میں ڈال کر لباس نسواں میں پیچھے کے راستے سے فرار ہو جاتے ہیں اور دوبارہ اہلسنت کے مد مقابل آنے کی جسارت نہیں کر پاتے۔

فالحمد للہ علی ذلك

حالانکہ علمائے اہلسنت نے ان کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات دیئے ہیں مگر ان کی بے غیرتی ہمیشہ انہیں اعتراضات پر ابھارتی ہے اور یہ ناعاقبت اندیش اپنی خردماغی کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "دلیل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" "بر اعتراضات دیوبندی کوری" جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے اہل باطل کے اعتراضات کے جوابات کی ایک سنہری کڑی ہے جسے مولانا شیخ محمد شعبان الحق قادری نقشبندی نے بڑی خوش اسلوبی سے صفحۂ قرطاس پر مزین کیا ہے یہ رسالہ مختصر مگر جامع ہے جو موصوف کی کاوش اور عرق ریزی کی طرف غماز ہے۔

رب کریم کی بارگاہ لطف عمیم میں التجا ہے کہ جماعت اہلسنت کے تمام افراد کو لوح و قلم کی خدمت کرنے کی توفیق رفیق بخشے اور مولانا موصوف کی اس کاوش کو مقبول خواص و عوام بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التسلیم

فقط

فقیر سید گلزار اسمٰعیل واسطی قادری رزاقی

تقریظ جلیل

پیر طریقت شہزادۂ حضور اشرف الاولیاء حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر

سید جلال الدین اشرفی الجیلانی کچھوچھۂ مقدسہ (یوپی)

باسمہٖ تعالیٰ

محب صادق شیخ محمد شعبان الحق قادری نقشبندی زیدہ مجدہٗ نے

"دلیل عید میلاد النبی ﷺ پر اعتراضات، دیوبندی کوری" کے عنوان سے ایک

مضمون مرتب کیا ہے۔

الحمد للہ دلائل و براھین قرآن وحدیث کی روشنی میں مختصر سے رسالے میں جمع

فرمائے ہیں جس سے باطل کی بیخ کنی کی ہے۔

دعاء ہے مولیٰ تعالیٰ رسالۂ ھذا کو مقبول عام فرمائے اور حق و باطل کے درمیان

فرق کا ذریعہ بنائے (آمین)

موصوف کے علم وعمل میں خوب خوب اضافہ فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقط

دعاء گو

فقیر سید جلال الدین اشرفی جیلانی عفی عنہ

تقریظ جلیل

پیر طریقت نبیرۂ اعلیٰ حضرت شہزادۂ حضور ریحان ملت

حضرت علامہ الحاج الشاہ **محمد توصیف رضا خاں** صاحب قبلہ

خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف (یوپی)

باسمہٖ تعالیٰ

عزیز القدر مولانا شعبان الحق قادری نقشبندی زید مجدہ ضلع کشن گنج بہار سے تعلق رکھتے ہیں ماشاءاللہ موصوف اپنی عملی وعلمی خدمات کی بنا پر اہل علم کے درمیان نمایاں حیثیت کے حامل ہیں

میں نے موصوف کی تالیف کردہ کتاب مسمیٰ بہ "دلیل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم" "بر اعتراضات دیوبندی کوری" کو متعدد جگہ سے پڑھا اور خوب سے خوب تر پایا مولیٰ تعالیٰ ان کی یہ کاوش اپنی بارگاہ میں مقبول فرما کر مفید انام فرمائے اور مزید دشمنان خدا اور رسول کے سرکوبی کا جذبہ عطا فرمائے (آمین)

بجاہ النبی الامین علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ

افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم

فقیر محمد توصیف رضا خاں بریلی شریف

تقریظ جلیل

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند پیر طریقت شہزادۂ حضور مشاہد ملت آفت جان صلح کلیت
حضرت علامہ الحاج قاری محمد زرتاب رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ
رضویہ حشمتیہ پیلی بھیت شریف (یوپی)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسول الکریم

امابعد:۔

زیر نظر رسالہ بنام "دلیل عید میلاد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام براعتراضات دیوبندی کوری"
جستہ جستہ مطالعہ کیا خوب پایا مولیٰ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول عام وتام فرمائے
اور مؤلف سلمہٗ کو مسلک اعلیٰ حضرت و مشرب شیر سنت علیہما الرحمہ پر قائم ودائم فرمائے (آمین)

بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر محمد زرتاب رضا خاں حشمتی سجادہ نشین

آستانہ عالیہ حشمتیہ مشاہدیہ پیلی بھیت شریف

۱۳ر صفر المظفر ۱۴۳۹ھ

تقریظ جلیل

صوفی باصفا عالم باعمل نباض قوم وملت پیر طریقت حضرت علامہ و

مولانا الحاج صوفی طالب القادری مدظلہ العالی (ٹپوشریف) دیو گجرات

معاشرہ کسی بھی قوم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے جسکی صحت اور درستی پر قوم کے وجود اور استحکام و بقا کا انحصار ہے معاشرہ کے بناؤ اور بگاڑ سے قوم براہ راست متاثر ہوتی ہے معاشرہ اصلاح پذیر ہو تو اس سے ایک صحت منداور باصلاحیت قوم وجود میں آتی ہے اور اگر معاشرہ بگڑا ہوا ہو تو اس کا فساد قوم کو گھن کی طرح کھاجاتا ہے ہمارے معاشرہ کو جو بالی دیو بندی گھن کی طرح کھا رہی ہے اس پر جو ہمارے عزیز معمار قوم وملت حضرت مولانا شعبان الحق قادری نے سدباب کی صورتوں پر مدلل گفتگو کی ہے وہ قابل تعریف ہے موصوف کا اسلوب بڑا پیارا ہے اور انداز تحریر شگفتہ ہے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلان

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین

صوفی طالب القادری ٹپوشریف دیو گجرات۔

تقریظ جلیل

خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند استاذ العلماء سلطان الاساتذہ ماہر ہفت لسان حضرت

علامہ ڈاکٹر شیخ محمد اسلام الدین اکمل رضوی القادری نقشبندی

سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ علامہ نورالحق روڈ ٹھیپی جھاڑی شریف

ضلع کشن گنج

زیر نظر کتاب "دلیل عید میلاد النبی ﷺ" "براعتراضات دیوبندی کوری"

عزیزم شعبان الحق نے بڑی محنت اور کاوش سے وہابیوں کے اعتراضات

کے دندان شکن جوابات لکھے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی ذہانت اور فطانت

کو برقی قوت سے مزین فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقط

محمد اسلام الدین اکمل رضوی

شرف انتساب

میں اپنی اس قلمی کاوش کو اماماعظم حضرت امام ابو حنیفہ وغوث اعظم سرکار محی الدین جیلانی سرچشمۂ نقشبندیت حضرت سرکار شیخ بہاء الدین نقشبندی و سرکار شیخ محمد نورالحق قادری نقشبندی رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے نام منسوب کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

شیخ محمد شعبان الحق قادری نقشبندی

ایصال ثواب

میں اس کتاب کے ایک ایک حرف کا ثواب مرحومہ مخدومہ دادی محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے نام ایصال کر رہا ہوں جو اپنے وقت کی عالمہ فاضلہ عارفہ اور جن کی شفقتوں اور محبتوں کو اہل خاندان اور ہزاروں چاہنے والے آج بھی یاد کرتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی قبر پر رحمت کے پھول برسائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعا گو: محمد شعبان الحق قادری نقشبندی

خادم الطلباء والمدرسین جامعہ فیضان مفتیٔ اعظم آستانۂ عالیہ قادریہ نقشبندیہ

علامہ نورالحق روڈ ٹھیپی جھاڑی، تھانہ پوٹھیا، ضلع کشن گنج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب سے پہلے ایک انسان (یعنی حضرت آدم علیہ السلام) کو تخلیق فرمایا اور پھر انہیں میں سے ان کا جوڑا پیدا کیا پھر اس جوڑے کی نسل چلائی جو بے شمار صدیوں میں پھیلتے پھیلتے تمام روئے زمین پر چھا گئی۔حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت سے ہی آپکی اولاد آدمی کہلائی ۔ یہ لفظ انسان کا ہم معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا پیغمبر انہی کو بنایا۔ اور انہیں حکم دیا کہ اپنی اولاد کو اسلام کی تعلیم دیں یعنی اس پر واضح کریں کہ اس تمام کائنات کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے سب ملکر اسی کی عبادت کرو اسی کے سامنے سر جھکاؤ اور اسی سے مدد مانگو اگر تم ایسا کرو گے تو انعام پاؤ گے اگر انحراف کرو گے تو سزا کے مستحق قرار دیئے جاؤ گے۔حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں جو اچھے لوگ تھے وہ اپنے باپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے رہے مگر جو برے لوگ تھے انہوں نے اس راستے کو چھوڑ دیا۔کسی نے سورج چاند اور ستاروں کو پوجنا شروع کر دیا اور کسی نے درختوں جانوروں اور دریاؤں کی پرستش شروع کر دی غرض کہ ابن آدم کئی اقوام مذاہب اور فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور جہالت کی وجہ سے شرک اور بت پرستی کی بہت سی صورتیں معرض وجود میں آ گئی جن سے متعدد مذاہب نے جنم لیا اور اچھے اور بُرے کی تمیز جاتی رہی۔

سلسلہ مبعوث انبیاء: ابن آدم کو گمراہی کی دلدل میں پھنسے ہوئے دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کے پاس انبیاء بھیجنے شروع کر دیئے، جو لوگوں کو اسلام کی تعلیم دیئے اور

انہیں اپنا بھولا ہوا سبق یاد دلاتے ہوئے ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی تبلیغ فرماتے تھے۔ انہوں نے انہیں شرک اور بت پرستی سے روکا۔ جاہلانہ رسموں کو توڑا، خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گذارنے کے آداب سکھائے۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں تھا جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی مبعوث نہ فرمایا ہو، ان تمام انبیائے کرام کی تعلیمات ایک ہی تھیں، مذہب ایک ہی تھا جسے کہ انبیاء کرام نے اسلام کے نام سے موسوم کیا، البتہ ہر نبی کی تعلیم کا طریقہ اور ہر قوم کے قوانین حیات مختلف تھے، جس قوم کو جس قسم کی تعلیم کی ضرورت تھی اس کا اہتمام کیا گیا اور جس قسم کی اصلاح مقصود تھی اسی نوعیت کے اسباب مہیا کیے گئے۔

یہ تمام قومیں چونکہ ابتدائی درجہ میں تھیں اس لئے انہیں سادہ تعلیم اور سادہ شریعت دی گئی۔ معاشرہ کی گوناگوں ترقی کے ساتھ ساتھ انبیائے کرام کی شریعت اور تعلیمات میں بھی تبدیلی کردی جاتی رہی یہ اختلافات صرف ظاہری شکل کے تھے، روح سب کی ایک ہی تھی، اعتقاد میں توحید، اور رسالت، اعمال میں نیکی، سلامت روی اور آخرت کی جزا اور سزا پر کامل یقین شامل تھا، ابتدائی زمانے میں مبعوث ہونے والے انبیاء کرام علیہم السلام سے بنی نوع انسان نے عجیب سلوک کیا انہیں ہر قسم کی تکالیف پہنچائی گئی قید و بند کی صعوبتیں دی گئیں بعض کو قتل کردیا گیا بعض کو عمر بھر کی تعلیم و تبلیغ کے باوجود مشکل سے پانچ دس پیروکار میسر آسکے، مگر خدا کے یہ برگزیدہ بندے حالات اور نتائج سے بے نیاز اپنے مشن میں مصروف رہے۔ پھر ایک ایسا وقت آیا کہ انبیاء کرام کی تعلیم نے اثر کرنا شروع کردیا اور قوموں کی قومیں انکی پیروکار بن گئیں اس کے بعد گمراہی نے ایک دوسری صورت اختیار کرلی۔ انبیاء کرام کی وفات کے بعد ان کی امتوں نے ان کی تعلیمات کو بدل ڈالا اور

ان کی کتابوں میں حسب ضرورت تحریف کردی۔ ان میں جاہلانہ رسمیں شامل کرلی گئیں، جھوٹی روایتوں کی آمیزش کردی گئی۔ بعض نے پیغمبروں کی پرستش شروع کردی۔ کسی نے اپنے پیغمبروں کی تعلیمات اسقدر مسخ کردیا کہ چند صدیوں کے بعد یہ فرق کرنا ممکن ہی نہ رہا کہ پیغمبر کی اصل تعلیم اور اصل شریعت کیا تھی۔

انبیاء کرام کی مدت: تمام تفصیلات کو ایک طرف رکھ کر یہ عرض کرنا چاہونگا کہ ابن آدم کو گمراہی کے دلدل میں پھنسے ہوئے دیکھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے بارہ سو چالیس سال بعد حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے چودہ سو سال بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبعوث کے سات سو ستر سال بعد حضرت داؤد علیہ السلام تشریف لائے، حضرت داؤد علیہ السلام کے بارہ سو سال بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے، ان کے علاوہ اور بھی کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام گاہے بگاہے بھٹکے ہوئے لوگوں کی ہدایت کیلئے تشریف لاتے رہے۔

جب ظلم گزرتا ہے حد سے قدرت کا جلال آتا ہے

فرعون کا سر جب اٹھتا ہے تو کوئی موسیٰ پیدا ہوتا ہے

جب روئے زمین پر کفر وضلالت کی سیاہ چادر پھیل گئی۔ جب ظلم وستم حد سے تجاوز کرگئی، یہاں تک کہ باپ اپنی بیٹی کو بچپن ہی میں اپنے بے رحم ہاتھوں سے گڑھا کھود کر زندہ دفن کردیا کرتا تھا، بے حیائی کا یہ عالم تھا کہ اپنے ماں سے زنا کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتے تھے (سفاح) یعنی جاہلیت عروج پر تھا، یعنی اپنی بیٹیوں کو روسائے عرب اور سرداران قوم

کے پاس بھیجتے، تا کہ یہ ان کے نطفوں سے حاملہ ہوں۔ اگر وہ حاملہ ہو جاتیں، تو مرد فخر سے بتاتا کہ میری بیوی کو فلاں چوہدری کا حمل ہے۔ (سیرت امام الانبیاء)

جہالت کا عالم یہ تھا: کہ ایک شخص ''اساف'' نے بیت اللہ شریف کے اندر ایک عورت ''نائلہ'' سے زنا کیا اور غضب الٰہی سے وہ دونوں پتھر ہو گئے مشرکین مکہ نے ان دونوں پتھروں کے مجسموں کو اٹھایا اور ایک کو صفا اور دوسرے کو مروہ کے پاس نسب کر دیا، اور دونوں کو خدا سمجھکر پوجنے لگے اور جب صفا و مروہ کے پاس آتے جاتے تو تمام مشرک بشمول ابو جہل ان کو سجدہ کرتے اور پوجتے تھے (مدارج النبوۃ و سیرت امام الانبیاء)۔

آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم: آخر کار اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چھ سو بیس سال بعد رسول مختار غیب داں نبی صلی اللہ علیہ والہ وصحابہ وسلم کو ۱۲؍ ربیع الاول شریف بروز پیر ۵۷۱ء ۲۲؍ اپریل یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی کو مکہ معظمہ میں بعد از صبح صادق وقبل از نیر عالم تاب مبعوث فرمایا، **اللّٰھم صلِ علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد طلب القلوب ودوائھا وعافیۃ الابدان وشفائھا ونور الابصار وضیائھا وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ دائما ابداً صلی اللہ علیہ وسلم**

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا　　تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا
بندھ گئی تیری ہوا ساوہ میں خاک اڑنے لگی　　بڑھ چلی تیری ضیاء آتش پہ پانی پھر گیا

قارئین کرام: تمام علماء امت اس پر متفق ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ربیع الاول شریف کے مہینے میں دوشنبہ یعنی پیر کے روز ہوئی تاریخ میں قدرے اختلاف ہے، امام بن جریر طبری، علامہ ابن خلدون، علامہ ابن ہشام، علامہ ابوالحسن علی ابن محمد،

جو فن تاریخ کے جلیل القدر علماء ہیں انہوں نے یوم میلاد مصطفیٰ ﷺ ۱۲ ربیع الاول شریف ہی قرار دیا ہے۔ ان کے علاوہ دور حاضر کے سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون، علامہ محمد رضا علامہ ابن جوزی، امام الحافظ ابوالفتح محمد، علامہ بن کثیر، مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی، بھی اس امر پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت شریفہ ۱۲ ربیع الاول شریف ہی کو ہوئی۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم۔

ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ

میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیگی۔

فرمان عالیشان ﷺ

ان بنی اسرائیل تفرقت علٰی ثنتین و سبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلھم فی النا ر الاواحدة۔ قالوا من ھی یا رسون اللہ قال ما انا علیه و اصحابی رواہ الترمذی و فی رویة احمد وابی داؤد وعن معاویة ثنتان وسبعون فی النار و واحده	بیشک بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں پر بٹ گئے اور میری امت بٹ جائیگی تہتر فرقوں پر کہ ان میں سے سب کے سب جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک فرقے کے، تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ایک فرقہ والے کون ہیں جو جنتی ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور احمد و ابوداؤد کی روایت میں حضرت

فی الجنة وھی الجماعة (مشکوٰۃ شریف ج ۱)	معاویہ سے مروی ہے کہ بہتر مذہب والے جہنم میں جائیں گے اور ایک مذہب والے جنتی ہیں اور وہ مذہب ''جماعت'' ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت محمدیہ میں تہتر مذہب کا ہونا لازمی ہے اور ان میں سے جو مذہب جنت میں لے جانے والا ہے وہ صرف ایک ہی مذہب ہے جس کا نام ''جماعت'' ہے اور یقین رکھئے کہ جماعت ہم سنیوں ہی کا مذہب ہے جو آج اہل سنت وجماعت کے نام سے ساری دنیا میں مشہور ہے، اور یہ بھی اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ مذہب ''اہلسنت والجماعت'' اس زمانے میں چاروں مذہبوں یعنی حنفی، شافعی، مالکی حنبلی، میں منحصر ہے، کیونکہ ان چاروں مذہبوں کے عقائد ایک ہیں فرق صرف فروعی مسئلوں میں ہے۔

فتنۂ وہابیت

نبی پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق ابھی ایک صدی بھی نہ گزری تھی کہ مسلمانوں کو اپنی شناخت اور امتیاز کیلئے لفظ مسلمان کیساتھ ایک لفظ کی ضرورت محسوس ہوئی اور وہ لفظ ''سنی'' ہے، وجہ یہ تھی کہ کچھ نئے فرقوں نے جنم لیا تھا انہیں میں سے ایک فرقہ پیدا ہوا جس کو ہم اور آپ رافضی (شیعہ) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

بخاری شریف کی حدیث ہے: ایک روز سرور کونین ﷺ کا دریائے رحمت جوش پر تھا، اردگرد شمع رسالت کے پروانے نور نبوت ﷺ سے اکتساب فیض کررہے تھے رسول اللہ ﷺ نے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھائے اور لبہائے مبارک پر یہ دعائیہ کلمات جاری ہوگئے۔

اللّٰھم بارک لنا فی شامنا	اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے اے

اللھم بارک لنا فی یمننا۔ قالوا یارسول اللہ ﷺ وفی نجدنا قال اللّٰھم بارک لنا فی شامنا۔ اللّٰھم بارک لنا فی یمننا! قالوا یارسول اللہ ﷺ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثلثۃ ھنا لک الزلازل والفتن و فیھا یطلع قرن الشَّیطان	اللہ ہمارے لیے یمن میں برکت دے، حاضرین عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اور ہمارے نجد میں، فرمایا! اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے اے اللہ ہمارے لئے یمن میں برکت دے، حاضرین نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اور نجد میں، راوی کا ظن ہے، کہ تیسری بار حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا وہاں (نجد) میں زلزے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطانی گروہ نکلے گا، (بخاری شریف جلد۲)

فتنۂ وہابیت کا بانی

مخبر صادق ﷺ کے پیشن گوئی کے مطابق بہت سارے فرقے پیدا ہوئے ان گمراہ فرقوں میں بہت پیدا ہو کر ختم بھی ہو گئے اور کچھ پیدا ہونگے، ان میں سے دور حاضر کا سب سے بڑا فتنہ خطۂ نجد کے تعلق سے جس فتنے کی نشاندہی سرکار ﷺ نے فرمائی تھی۔

یعنی فرقۂ وہابیت کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی جو ۱۱۱۱ھ میں نجد کے مقام عینیہ میں پیدا ہوا اور تحریک وہابیت اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے ساتھ ۱۲۰۹ھ میں وہیں سے اٹھی۔

اس خبیث نے تمام عرب خصوصًا مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں شدید فتنے پھیلائے علماء اہلسنت کو قتل کیا، صحابۂ کرام و ائمۂ عظام اور شہیدوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کھود ڈالیں، اور روضۂ

رسول ﷺ کا نام صنم اکبر یعنی بڑا بت رکھا تھا، اور اس خبیث العلمین نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "کتاب التوحید" رکھا جس میں اس نے اپنے باطل عقیدوں کو لکھا، پھر اس کتاب کو تمام ممالک اسلامیہ میں پھیلا دیا گیا۔

ہندوستان میں فتنۂ وہابیت

چنانچہ ہندوستان میں بھی یہ کتاب آگئی اور کتاب التوحید کا ایک نسخہ مولوی اسمٰعیل پھلتی دہلوی بالاکوٹی کے ہاتھ لگ گیا، انہوں نے کچھ اس سے انتخاب کر کے اور کچھ باتیں اپنی طرف سے ملا کر اردو میں اس کا ترجمہ کیا اور تقویت الایمان کے نام سے چھاپا، اس میں وہابی عقیدہ کے مطابق سارے دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک ٹھہرایا اور انگریزوں کی مدد سے یہ کتاب ہندوستان بھر میں پھیل گئی اور اس وقت کے اکابر علماء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تقویت الایمان کا پرزور طریقے سے رد کیا جن کی ایک لمبی فہرست ہے،

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہید لیلیٰ نجد تھا وہ ذبیح تیغ تیار ہے

وہابیت کے مختلف چہرے

اس وہابی فرقے کی چند شاخیں ہندوستان و پاکستان میں پھیلی ہوئی ہیں مثلاً "غیر مقلد" جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں دوسرا "تبلیغی جماعت" جو گلی گلی گاؤں گاؤں میں نماز کی آڑ لیکر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کی جماعت "جماعت اسلامی" جس کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ اجمیر، کلیر، بہرائچ، جانا اتنا بڑا گناہ ہے جیسے کسی مسلمان

لڑکی کے ساتھ زنا بالجبر کرنا یا کسی مسلمان کو قتل کرنا۔ چوتھا "دیوبندی" ان سب سے مسلمان اہلسنت کو الگ تھلگ رہنا لازم وضروری ہے اس زمانہ کے گمراہ فرقوں میں سب سے زیادہ خطرناک یہی وہابی دیوبندی فرقہ ہے، ان کے نام میں فرق ہے اصل سب کا ایک ہے ان سے میل جول رکھنے میں ایمان کی بربادی یقینی ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا **فایاکم و ایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم** ان کو اپنے سے دور رکھو اپنے کو ان سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالدیں (مسلم و مشکوۃ)

میلاد النبی ﷺ اور اس کا مفہوم

عید میلاد النبی ﷺ کا دن وہ مبارک و مسعود دن ہے، جس کی آغوش میں نور مبین کے جلوے تا قیامت چمکتے رہیں گے بموجب فرمان خداوندی **وذکرھم بایام اللہ** آج ہمیں اس مبارک دن کی یاد تازہ کرنی ہیں، جو **سید ایام اللہ** یعنی یوم ولادت حضرت محمد مصطفٰے روحی فداہ ﷺ ہے۔ **وقال سبحانہ وتعالٰی، واما بنعمۃ ربک فحدث** اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو حضور ﷺ کی تشریف آوری سب نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے،، یہی تشریف آوری ہے جس کے طفیل دنیا، قبر، حشر، برزخ، آخرت غرض ہر وقت ہر جگہ، ہر آن نعمت ظاہر و باطن سے ہمارا ایک ایک رونگٹا متمتع اور بہرہ مند ہے اور ہوگا اپنے رب کے حکم سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی نعمت پہ لاکھوں سلام

میلاد، مولود، اور ولادت کا ایک ہی مفہوم ایک ہی معنیٰ اور ایک ہی مطلب ہے اور اسے کہتے ہیں، پیدائش یعنی کسے کے پیدا ہونے کا ذکر کرنا، کسی کی پیدائش کا تذکرہ کرنا، خبر دینے کے ساتھ ساتھ اس کی زندگی کے حالات کو بھی بیان کرنا، یہ وہ مبارک دن ہے جس میں خدا کے سب سے پہلے اور آخری نبی حضور سرور کونین ﷺ اس دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اکثر انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر خیر کرتے ہوئے ساتھ ساتھ انکی زندگیوں کے حالات کو بھی قرآن پاک میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اس لئے کہ یہ دن اللہ تعالیٰ کے محبوبوں اور پیاروں کے ولادت کا دن ہے کوئی معمولی دن نہیں ہے۔ مثلاً حضرت یحیٰ علیہ السلام کی ولادت پاک کا ذکر کرتے ہوئے رب کریم فرماتا ہے۔ **وسلام علیه یوم ولدت** کہ جس دن حضرت یحیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس دن پر سلام 'یا' ان کی ولادت پر سلام اور دیکھیے، حضرت عیسیٰ علیہ السلاا ایک طفل شیر خوار گہوارے میں لیٹے کیا فرمارہے ہیں، **والسلام علی یوم ولدت**، کہ جس دن میں پیدا ہوا، اس دن پر میرا ہی سلام مجھ پر، اللہ اللہ یوم ولادت کا ذکر فرما کر دنیا والوں کو بتادیا، کہ دنیا میں آنے والے آتے ہیں مگر ہمارے محبوبوں اور پیاروں کا آنا تو کچھ اور ہی بات ہے، ان کی زندگی کا یہ دن یادگار دن ہے، ہاں سلام ہو اس دن پر، بیشک یہ یادگار دن ہے، ان کے علاوہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت یونس، حضرت یعقوب، اور حضرت یوسف علیہم السلام کی ولادت پاک کے ذکر خیر اور امام الانبیاء ﷺ کے میلاد شریف کے بیان کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی آمد کی اطلاع، تشریف آوری کی خبر اور جلوہ فرمائی کے اعلان کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی مقدس زندگی کے ہر پہلو پر شرح وبسط سے روشنی ڈالی گئی ہے، کہیں آپ کے خلق عظیم کا تذکرہ ہے اور کہیں آپ کے الطف

وکاذکر، کہیں آپ کے حسن وجمال کی تصویر ہے اور کہیں آپ کے خطبات کی تفسیر، کہیں پر آپ کے منبر پاک پر جلوہ فرمائی کا بیان ہے اور کسی مقام پر میدان جہاد میں آپ کی سپہ سالاری کا تذکرہ ہے، اور کہیں **واذاخذاللہ میثاق النبیین** فرما کر تمام انبیاء علیہم السلام سے آپ کی رسالت پر ایمان لانے کا عہد لیا جارہا ہے۔ اور کہیں **مبشرام برسول یأتی من بعداسمہ احمد** کہ کر روح اللہ سے ان کی آمد کی خوشخبری دلائی جارہی ہے، اور کہیں **ربنا وابعث فیھم رسولا** کے الفاظ میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام سے انہیں مبعوث کرنے کی دعا کرائی جارہی ہے، اور کہیں **قَدْجَآءَ کم من اللہ نور**، فرما کر خود آپکی تشریف آوری کا اعلان فرمارہا ہے، اور اسی کا نام میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہی میلادرسول ہے۔

تیرے تو وصف عیب تناہی سے بری ★ حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

وہ خدانے ہے مرتبہ تجھکو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا ★ کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر وکلام وبقا کی قسم

دنیا میں اعتراض کرنا ہی سب سے آسان کام ہے

حضرات! یہ دنیا کی بہت پرانی عادت رہی ہے کہ ہر چیز پر اعتراض کرتے ہیں جو چیز اعتراض کے قابل نہ ہو اس پر بھی کچھ لوگ اعتراض کرنا ضروری سمجھتے ہیں اس لئے کہ دنیا میں سب سے آسان کام اعتراض کرنا ہی ہے کوئی کتنا ہی بڑا اور اچھا کام کیوں نہ کرے اس کام کو غلط کہنے والے ہر دور میں موجود رہتے ہیں۔ یہ ایک الگ بات ہے کہ اعتراض کرنے والے خود غلط ہوں، کوئی بات نہیں لیکن صحیح کو غلط کہنے والے ہر زمانے میں ملیں گے، اور آج بھی اہلسنت والجماعت جب اپنے آقا شافع محشر غیب داں رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی ولادت کی خوشی میں طرح طرح سے اپنی محبتوں کا اظہار کرتے ہیں، تو یہ عقل کے اندھے اپنے باپ داداوں کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے بیجا اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔

چند مشہور اعتراضات ملاحظہ فرمائیں

اعتراض نمبر (۱) عہد رسالت میں میلاد کا کوئی ثبوت نہیں؟

اعتراض نمبر (۲) کسی صحابی اور کسی تابعی کسی اما اور کسی محدث سے میلاد کا ثبوت نہیں ملتا؟

اعتراض نمبر (۳) محفل میلاد کا، کتاب وسنت' میں کوئی ثبوت نہیں اور نہ ہی قرون اولیٰ میں؟

اعتراض نمبر (۴) محفل میلاد پر کتاب سب سے پہلے جس نے لکھی تھی وہ شخص جھوٹا اور دنیا پرست تھا؟

اعتراض نمبر (۵) دنیا میں جس نے سب سے پہلے میلادالنبی کے لئے خوشی منایا تھا وہ ایک بے دین حاکم ہے؟

اعتراض نمبر (۶) اسے عید کے نام سے تعبیر کرنا حرام ہے، اگر عید ہے تو کیوں ہے اور کیسے ہے، اور عید ہے تو نماز کیوں نہیں؟

اعتراض نمبر (۷) ۱۲؍ربیع الاول قطعی طور پر نبی کی پیدائش کا دن نہیں۔ بلکہ وفات کا دن ہے لہذا اس موقع پر جشن منانا تعجب ہے؟ اس دن افسوس کرنا چاہئے؟

اعتراض نمبر (۸) بریلوی حضرات جو جشن مناتے ہیں، یہ 'جشن' کا لفظ کہاں سے ثابت ہے؟

اعتراض نمبر (۹) ان بریلویوں کے پاس اس طرح پر شکوہ اور شاندار جلوس کی کیا سند ہے؟

اعتراض نمبر (۱۰) کیا صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے ولادت پاک کے موقع پر کبھی میلاد منایا تھا؟

وہابی کوریوں کے اعتراضات اور اس کے جوابات

اعتراض نمبر (۱)

عہد رسالت میں میلاد کا کوئی ثبوت نہیں؟

نجدی اس نے تجھکو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے

جواب:

کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی ﷺ

حضور ﷺ اس دنیا میں مبعوث ہونے والے آخری نبی ہیں آپ نے دین اسلام جو انسانی زندگی کیلئے ضابطۂ حیات ہے اسے مکمل فرمایا، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے،

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنہ "تو آیئے دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خود اپنی زندگی میں کبھی اپنی ولادت کا تذکرہ کیا یا نہیں، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مشکوۃ شریف جلد۲ **انہ جاء الیٰ النبی ﷺ فکا نہ سمع شیا فقا م النبی ﷺ علیٰ المنبر فقا ل من انا فقا لوا انت رسول اللّٰہ قا ل انامحمد بنُ عبداللّٰہ بن عبدالمطلب ان اللّٰہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر ھم ثم جعلھم فر قتین فجعلنی فی خیر ھم فر قۃ ثم جعلھم قبا ئل فجعلنی فی خیر ھم قبیلۃ ثم جعلھم بیو تا فجعلنی فی خیر ھم بیتا فاناخیرھم نفسا و خیر ھم بیتا** ۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا شاید حضور ﷺ نے اپنے نسب کے متعلق کوئی بات سنی پس رسول ﷺ نے منبر پر کھڑے

ہو کر پوچھا میں کون ہوں، سب نے عرض کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، تو ہم کو بہتر مخلوق سے کیا پھر اس کے دو حصے کیے تو ان میں سے بہتر (یعنی عرب میں) کیا پھر ان کے چند قبیلے بنائے مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں کیا پھر اس قبیلے کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں بہتر خاندان (یعنی قریش) میں سے بنایا، پس میں ان میں ذات اور خاندان کے لحاظ سے بہتر ہوں۔

اب آیئے مشکوۃ شریف جلد۲ کی ایک اور حدیث پاک جو کہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا **دعوۃ ابراھیم و بشارۃ عیسیٰ و رؤیا امی التی رأت حین وضعتی وقد خرج لھا نور اضاء لھا منہ قصور الشام** میں دعائے ابراہیم ہوں اور بشارت عیسیٰ ہوں اور اپنی ماں کا وہ خواب جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا ان سے ایک نور نکلا جس سے انہوں نے شام کے محلات کو دیکھا، حضرات کیا یہ دونوں مذکورہ حدیث مشکوۃ شریف میں موجود نہیں ہے، اگر ہے تو پھر اس اعتراض (عہد رسالت میں میلادالنبی کا کوئی ثبوت نہیں) کا چہ معنی دارد، صحیح فرمایا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ نے،

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھکو کیا

قارئین کرام★ اسی ایک اعتراض کے جواب میں اگر لکھا جائے تو ایک پورا رسالہ تیار ہو سکتا ہے اب زیادہ طوالت میں نہ جا کر ایک آخری روایت نقل کروں، سرکار دو عالم ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے شکرانے کے طور پر اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کیے بعض لوگوں نے حضور ﷺ کے اس عمل کو عقیقہ قرار دیا، لیکن امام جلال الدین

سیوطی علیہ الرحمہ اس بات کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں **ان جده عبد المطلب عق عنه فی سا بع ولا دته والعقیقة لا تعا د مرة ثا نیه فیحمل ذلک علی ان الذی فعله النبی ﷺ اظها للشکر علیٰ ایجاد الله ایا ہ رحمة للغلمین وتشر یع لا مته** آپ کے دادا عبد المطلب نے ولادت مبارک کے ساتویں دن آپ ﷺ کا عقیقہ فرمایا اور عقیقہ زندگی میں دو بار نہیں کیا جاتا، تو پس سرکار دو عالم ﷺ کے اس عمل کو اس طرح محمول کیا جائیگا، کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا جس نے آپکو رحمۃ اللعالمین ﷺ بنا کر بھیجا، اور اپنی امت کیلئے اسے مشروع.... بنایا،

اعتراض نمبر (۲)

کسی صحابی اور کسی تابعی کسی امام اور کسی محدث سے محفل میلاد کا ثبوت نہیں ملتا؟

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہے منکر عجب کھانے غرانے والے

جواب: صحابہ کرام، ائمہ مجتہدین، اکابر محدثین، اور مفسرین عظام کے ارشادات عالیہ کا بغور مطالعہ کریں، تو آپ کو پتہ چل جائیگا، کہ صحابہ کرام ائمہ مجتہدین، تابعی اور محدثین کا میلاد النبی ﷺ کے بارے میں کیا خیال تھا **عن ابن عباس رضی الله عنه انه کان یحدث ذا ت یو م فی بیته وقا ئع ولا دته ﷺ لقو م فیستبشرو ن و یحمدو ن الله عنه ویصلو ن علیه فاذاجاء النبی صلی الله علیه واٰ له وسلم قال حلت لکم شفا عتی (الدر المنظم)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن اپنے گھر میں نبی کریم ﷺ کی ولادت کے واقعات بیان کررہے تھے صحابہ کرام مست ہوکر حمد الٰہی اور نبی کریم ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھ رہے تھے اسی اثناء میں حضور ﷺ تشریف لائے اور آقا ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، **مررت مع النبی ﷺ الیٰ بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقائع ولادته علیه السلام لابنائه وعشیرته ویقول هذا لیوم فقال علیه السلام ان الله فتح لک ابواب الرحمة وملئکته کلهم یستغفرون لک من فعل فعلک نجی نجاتک** (الدرالمنظم)

میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت عامر انصاری کے گھر گیا وہ اپنے گھر اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعہ میلاد مصطفےٰ ﷺ کی تعلیم دے رہے تھے اور فرمارہے تھے یہی وہ دن ہے جس دن حضور ﷺ جلوہ گر ہوئے، حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دئے ہیں اور تمام فرشتے تمہارے لئے دعائے مغفرت کررہے ہیں، جو شخص تمہاری طرح محفل میلاد کریگا وہ تمہاری طرح نجات پائیگا۔

قَالَ ابوبکرن الصدیق من انفق درهما علیٰ قراة النبی ﷺ مولد النبی ﷺ کان رفیقی فی الجنة حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ جس نے نبی کریم ﷺ کے میلاد پاک پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ **قال عمر من عظم مولد النبی ﷺ فقد احیاء الاسلام** حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے آقا ﷺ

کے میلاد پاک کی تعظیم کی اس نے اسلام کو زندہ کیا، **قال عثمان۔ من انفق درهما علی قراة مولد النبی ﷺ فکانما شهد غزوة بدرِ وَحنئین**، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے رسول مختار ﷺ کے میلاد پاک پر ایک درہم بھی خرچ کیا گویا کہ وہ بدر و حنین کے جہاد میں شریک ہوا، **قال علی ن المرتضی۔ من عظم مولد النبی ﷺ وکان سعیا لا یخرج من الدنیا الا بِالایمان و یدخل الجنة بغیر حساب** حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جس نے رسول پاک ﷺ کے میلاد پاک کی تعظیم کی اور اسے بیان کرنے کی کوشش کی وہ دنیا سے ایمان کے ساتھ جائیگا، اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا؛ **قال حسن البصری۔ لو کان لی مِثلُ جبل احد ذَهَباً فَاَ نفقتَهُ عَلیٰ قِراَة مَولِدِ النَّبیِ ﷺ** حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو، تو میں حضور ﷺ کے میلاد پاک پر خرچ کروں، **قال الامام جلال الدین سیوطی رحمة اللّٰه علیه کتاب با الوسائل فی شرح الشمائل ما من بیت او مسجدا او محلة قرئ فیه مولد النبی ﷺ الا حفت الملئكة ذالک البیت او المسجدا والمحلة و صلیت الملئكة علی اهل ذلک المکان** حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب بالوسائل فی شرح الشمائل میں فرمایا ہے، کہ جس گھر، جس مسجد، جس محلہ میں، خاتم النبیین ﷺ کا میلاد پاک پڑھا

جائے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے رحمت کے فرشتے اس مکان، اس مسجد اور محلہ کو گھیر لیتے ہیں، اور اس مکان والوں پر درود شریف پڑھتے ہیں، **قال الامام الشافعی ۔ من جمع لمولد النبی ﷺ اخوانا و هیا طعاما واخلیٰ مکاناً وعمل احسانًا وصار سبباً لقرأته بعثه اللّٰه یوم القیٰمة مع الصدیقین والشهداء والصالحین ویکون فی جنّٰت النعیم** حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے محفل میلاد رسول ﷺ کے لئے دوستوں کو جمع کیا، کھانا تیار کیا، اور مکان خالی کرایا اور میلاد خوانی کا سبب بنا، اللہ جلّ جلالہٗ اسے قیامت کے دن صدیقین، شہداء، اور صالحین کے ساتھ اٹھائیگا اور اس کا ٹھکانہ جنت النعیم میں ہوگا، **قال المعروف الکرخی ۔ من هیاطعاما لاجل قراة مولد النبی ﷺ وجمع اخوانا واوقد سراجا ولبس جدیدا وتعطر لتعظیما لمولد النبی ﷺ حشر اللّٰه یوم القیامة مع الفرقة الاولیٰ من النبیین** حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے میلاد النبی ﷺ پر کھانا پکایا، لوگوں کو جمع کیا، نیا لباس پہنا، اور خوشبو سے میلاد کی جگہ کو معطر کیا اور چراغاں کیا، اس کا حشر انبیاء کرام علیہم السلام کی رفاقت میں ہوگا، **ما من مسلم قرأفی بیته مولد النبیٰ ﷺ الا رفع اللّٰه سبحانه تعالی القهط۔ والوباء والحزن۔ والغرق والافات والبلیات وعین السوء واللصوص عن اهل ذلک البیت ۔ فاذا مات هون اللّٰه علیه جواب منکر و نکیر۔**

جس گھر میں شافع محشر ﷺ کا میلاد شریف ہوتا ہے، اللہ پاک اس گھر کو قحط، وبا، غم، غرق ہونا، اور تمام آفات و بلیات اور بری نظروں اور چوروں سے محفوظ رکھتا ہے،

(النعمۃ الکبریٰ علی العالم)

قارئین کرام★صحابہ کرام ومحدثین اسلام ومفسرین کرام اور اولیاء عظام کے ارشادات عالیہ میلاد النبی ﷺ کے متعلق آپ نے ملاحظہ فرمایا اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان روشن حقائق باطل سوز ایمان افروز ملفوظات کے بعد بھی میلاد النبی ﷺ کہ جائز ہونے میں، یا یہ کہنے میں (کہ کسی صحابی اور کسی تابعی اور کس محدث سے محفل میلاد کا ثبوت نہیں ملتا) کوئی گنجائش ہے یا اور کسی دلیل کی ضرورت ہے؟

اب میں (شعبان الحق) منکرین میلاد النبی ﷺ اور شرک و بدعت کے فتوے لگانے والے عقل کے اندھے دل کے گندے دیو کے بندوں سے پوچھتا ہوں کہ اگر تم لوگ صحابہ کرام کی عظمت کو تسلیم کرتے ہو تو پھر انکے بصیرت افروز اقوال اور روح پرور ارشادات پر عمل کیوں نہیں کرتے، اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور ان کے روشن اقوال کے پیش نظر میلاد النبی ﷺ منانے والے، اور جلوس نکالنے والوں، جھنڈیاں لگانے والوں جھنڈے لہرانے والوں اور درود و سلام پڑھنے والوں کو مشرک و بدعتی کیوں کہتے ہو؟

لا یعودون آگے ہو گا بھی نہیں

تو الگ ہے دائما پھر تجھکو کیا

اور اگر تمہیں اپنی مذہبی تعصب کے بناء پر محفل میلاد پاک کی مخالفت ہی کرنی ہے، تو پھر مذکورہ بالا حقائق کے مقابلے میں تم بھی کسی صحابی کسی محدث، کسی مفسر کا قول میلاد کی مخالفت میں پیش کرو؟

اعتراض نمبر (۳)

محفل میلاد کا کتاب وسنت میں کوئی ثبوت نہیں اور نہ ہی قرون اولیٰ میں؟

جواب: سوال نمبر ۱/۲/ر کے جوابات کے طرف رجوع کریں اس میں موجود ہے۔

اعتراض نمبر (۴)

محفل میلاد پر کتاب سب سے پہلے جس نے لکھی تھی وہ شخص جھوٹا اور دنیا پرست تھا؟

جواب:

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے **قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذَالِکَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْن۔** آپ ﷺ فرمادیجئے کہ یہ اللہ کے فضل ورحمت سے ہے پس اس پر خوشی کا اظہار کرو یہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ** تم اپنے رب کے نعمتوں کا چرچہ خوب کرو، مجلس میلاد آخر وہی ہے جس کا حکم رب العزت دے رہا ہے، ان آیتوں کا ایک ایک لفظ بول رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل میسر آئے تو اس پر خوشی کا اظہار کیا جائے، کیونکہ بندوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بڑھکر کوئی چیز نہیں، جب محفل میلاد قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو اس کے بعد کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں، لیکن چونکہ ان کا اعتراض ہے کہ وہ ظالم اور کذاب حاکم وقت تھے یہاں ہم ان کے بارے میں تین مسلمہ بزرگوں کی رائے تحریر کردیتے ہیں اس کے بعد آپ جو چاہے کہیں؟

۱) حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ملاحظہ ہو، وہ ایک عظیم سخی اور بزرگ بادشاہ تھا اور اس کے تمام کام بہت اچھے تھے، **کان الملک المظفر ابوسعید یعمل المولد الشریف فی ربیع الاول ویحتفل بو احتصا لا ھا ئلاً وکان شخصا شجا عا بطلا عا قلہ عا ئلا رحمہ اللہ تعالیٰ (الحاوی الفتا وی)** بادشاہ مظفر ابوسعید ربیع الاول میں ایک عظیم الشان محفل میلاد منعقد کرتے اور وہ نہایت بہادر جرأت مند دانا اور عادل حاکم تھے،

۲) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حسن المقصد میں لکھتے ہیں، **صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید احمد الملوک الایجا د الکبیر الا وجواد وکان لہٗ اٰثا ر حسنۃ** اربل کا حاکم مظفر ابوسعید ان حکمرانوں میں سے ایک ہے جو نہایت ہی صاحب شرافت اور بڑے سخی شخصیت ہیں اور ان کیلئے نہایت ہی اچھے آثار ہیں،

۳) مرأۃ الزمان میں ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ محفل میلاد پر کثرت کے ساتھ خرچ کرنے کہ علاوہ مہمان نوازی پر ہر سال ایک لاکھ دینار خرچ کرتا اور اس میں ہر شعبۂ زندگی کے لوگ ہوتے۔

قارئین کرام★ ایسا سخی اور عظیم بزرگ بادشاہ کو اگر کوئی یتیم العقل، دنیا پرست اور ظالم کذاب کہتا ہے تو یقیناً وہ خبیث اور گمراہ ہے اس کو آخرت کی فکر کرنی چاہئے، اور محفل میلاد پر کتاب لکھنے اور اس پر مواد مہیا کرنے والے صرف یہی نہیں ہے، بلکہ اس موضوع پر لکھنے والے بہت سارے اکابر علماء جن کے اسماء لکھے جائیں تو ایک دفتر چاہئے، کچھ ائمۂ امت اور ان کی اس موضوع پر کتب مندرجہ ذیل ہے

۱) حسن المقصد فی عمل المولد از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۲) جزائی المولد الشریف از امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

۳) المورد الروی فی المولد النبوی ﷺ از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

۴) مولد النبی ﷺ از حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

۵) المورد النبی فی مولد النبی ﷺ از حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ

۶) جامع الاثار فی مولد النبی المختار از حافظ ناصر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

۷) عرف التعریف مافی المولد الشریف از امام شمس الدین بن انب الجزری رحمۃ اللہ علیہ

یہ تمام ائمہ اپنے اپنے وقت کے عظیم فقیہ اور عظیم محدث تھے، کیا یہ سب دنیا پرست اور کذاب تھے۔

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے

اعتراض نمبر (۵)

دنیا میں سب سے پہلے جس نے میلاد النبی منایا وہ ایک بے دین حاکم ہے؟

لاملئن جھنم تھا وعدہ ازلی نہ منکروں کو عبث بدعقیدہ ہونا تھا

(جواب): دنیا میں محفل میلاد سب سے پہلے جس نے منایا اسکا نام تبع حمیری ہے اور اس کا ذکر قرآن کریم میں دو جگہ موجود ہے تاریخ بتاتی ہے کہ سرور کائنات رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار سال قبل ملک تبع حمیری (جو کہ یمن کا بادشاہ تھا) نے بڑے جلال و جبروت شان و شوکت کے ساتھ مدینہ پاک (جو کہ اس وقت یثرب کہلاتا تھا) میں عظیم الشان جلوس حضور ﷺ کے تشریف لانے کی خوشخبری میں نکالا۔

علامہ اسحاق علیہ الرحمہ اپنی کتاب مغازی میں لکھتے ہیں، کہ ملک تبع حمیری ان پانچ بادشاہوں

میں سے ایک تھا جنہوں نے کائنات ارضی پر قبضہ جمار کھا تھا اس دور میں بھی اس کے پاس بہت بڑا لشکر تھا، جس میں ایک لاکھ ۳۳ ر ہزار سوار اور ایک لاکھ ۱۳ ہزار پیدل سپاہی شامل تھے، اور اس کے دربار میں دانش مند وزراء اور ارکان سلطنت ہر وقت موجود رہتے جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی تھی، اس وقت کے یثرب کے یہودی عالموں نے ملک تبع حمیری کو یہ خوشخبری سنائی کہ یہاں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے والے ہیں وہ اس بات سے بہت اثر پذیر ہوا کہ وہ پیغمبر ابھی مبعوث بھی نہیں ہوا ہے لیکن ان کے اوصاف کریمہ لوگ بیان کرنا شروع کر دیئے ہیں، تبع حمیری روتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ اس صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں، میں بھی ہوتا، ان پر ایمان لاتا اور سرخرو ہوتا اور جب وہ اپنی قوم کے ظالموں سے تنگ آ کر یہاں تشریف لاتے تو ان کا خدمت گزار ہوتا۔

اس کے بعد تبع حمیری نے یثرب شہر کو صاف کروایا، عالیشان اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کرائیں، اسکی خواہش تھی کہ وہ یہیں رہے اور نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرے لیکن امور سلطنت نے یہ خواہش پوری نہ ہونے دی بعض روایت کے مطابق وہ کافی مدت تک یہاں مقیم رہا لیکن اسکی عدم موجودگی میں یمن میں بغاوت ہوگئی تو اسے بادل نخواستہ واپس کوچ کرنا پڑا، اس نے اپنی خواہش کی تکمیل کیلئے چار سو علماء کو خوبصورت مکانات بنوا کر دیئے۔ اور انہیں زندگی کے تمام سہولیات فراہم کیں ان علماء میں ''شامول،، نامی ایک عالم تھا، پھر اس بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھا اس پر اپنی مہر لگا کر اسے صندوق میں مقفل کر دیا، اور چابی شامول کے حوالے کر کے اسے سخت تاکید کی کہ اگر تمہیں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اور دیدار پر انوار نصیب ہو تو یہ خط بعد احترام انہیں پیش کر دینا

اور اگر تمہیں یہ سعادت نصیب نہ ہو تو اپنی اولاد کو تاکید کر دینا، سیر و تاریخ میں درج ہے کہ یہ خط نسلاً بعد نسل حضرت ابو ایوب انصاری کے پاس پہنچا، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ "شامول"، کی اکیسویں پشت میں سے ہیں یہی وجہ تھی کہ سرور کائنات ﷺ کی اونٹنی ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے قریب بیٹھ گئی اور حضور انور ﷺ ابو ایوب انصاری کے گھر ٹھہرے، مختصر یہ کہ ابو ایوب انصاری نے ایک معتبر شخص کے ذریعے وہ خط حضور پر نور ﷺ کی خدمت میں روانہ کر دیا، چنانچہ جب یہ قاصد پہنچا تو حضور ﷺ نے اس شخص کو دیکھتے ہی فرمایا، تو ابو یعلیٰ ہے، کیا تبع حمیری کا خط تیرے ہی پاس ہے، سبحان اللہ

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

خط کا مضمون:۔ الیٰ محمد بن عبد اللہ نبی اللہ و رسول اللہ خاتم النبیین و رسول رب العٰلمین ﷺ رسول من تبع الاول امّا بعد۔ فانی آمنت بک و کتابک الذی ینزل علیک وانا علیٰ دینک و سنتک وامنت بربک کل شئ اٰمنت بعل ما جاء من ربک من شرائع الاسلام فان ادرکتک فیہا و نعمت وان لم ادرکک فاشفع لی ولاتنسی یوم القیامۃ فانیٰ من امتک الاولین و بایعتک قبل مجیئک وانا علیٰ ملتک وملۃ ابیک ابراہیم علیہ السلام شہدت علی احمد انہٗ رسول من اللہ (مصنف زرقانی شرح مواہب لدنیہ)

خط کا ترجمہ:۔ یہ خط تبع بنا ودع کی طرف سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہے جو حضرت عبداللہ کے بیٹے خاتم النبین اور رسول رب العالمین ہیں اما بعد اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر اور آپکی کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے آپ پر نازل کی آپ کے دین پر اور آپ کے سنت پر بھی ایمان لایا آپ کے رب پر ایمان لایا جو تمام جہانوں اور تمام چیزوں کا رب و مالک ہے، آپکے رب کے طرف سے ایمان اور اسلام کی جو فضیلتیں نازل ہوئیں، میں نے انہیں قبول کیا، اگر میں نے آپ کو پایا تو میں نے نعمت حاصل کرلی اور اگر نہ پاسکا تو آپ میرے لئے قیامت کے دن شفاعت فرد یجیئے گا، اس لئے کہ میں آپکی اولین امت میں سے ہوں اللہ اس دن مجھے فراموش نہ کیجئے گا، میں نے آپکی اتباع آپ کی تشریف آوری اور آپکی بعثت سے پہلی کی ہے، میں آپ کی ملت اور آپ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر قائم ہوں اور شہادت دیتا ہو کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

ناظرین: ایسا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو ایک ہزار سال پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سن کر اپنے لشکر کے ساتھ جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نکالا ہو، جس نے سب سے پہلے بیت اللہ شریف پر غلاف چڑھایا ہے جس نے چار سو علماء کرام کو اپنی خواہش کی تکمیل کیلئے خوبصورت باغات اور مکانات بنا کر دیئے ہوں تو کیا وہ بے دین ہوگا، حقیقت تو یہ ہے ایسے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بے دین کہے وہ خود خبیث گمراہ و گمراہ گر اور ذریت شیطان ہے

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی

یہ ہمارا دین تھا پھر تجھکو کیا

ہم اپنے آقاو مولا نارقاب امم ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں تو نجدی، وہابی، دیوبندی کو سانپ سونگھ جاتا ہے، موت آجاتی ہے، جل کر کباب ہو جاتا ہے، ارے او خبیث تعظیم مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء تو ہمارا دین وایمان ہے اس سے تجھکو کیا مطلب۔

اعتراض نمبر (٦)

اسے عید کے نام سے تعبیر کرنا حرام ہے اور عید ہے تو کیوں ہے اگر عید ہے تو پھر نماز کیوں نہیں؟

جمعہ مکہ تھا عید اہل عبادت کیلئے

جواب:۔

مجرمو! آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو

قرآن وحدیث میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ بھی عید کا اطلاق موجود ہے کیونکہ عید کا معنی خوشی کا دن ہے اور مسلمانوں کیلئے حضو ﷺ کی ولادت کے دن سے بڑھ کر کون سی خوشی ہو سکتی ہے، مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے آپ سے جب یہ سوال کیا، کہ کیا آپکا رب آسمانوں سے پکا پکایا اور کھانوں سے بھرا ہوا دستر خوان بھیجنے پر قادر ہے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اگر ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو، مطلب یہ کہ ایمان والا ہو کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار نہ کرو، قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا ان الفاظ میں منقول ہے **ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عید الاولنا واٰخرنا واٰیة منک وارزقنا وانت خیر الرازقین** اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے نعمتوں کا دستر خوان نازل فرما تاکہ وہ ہمارے لئے عید قرار پائے اور وہ تیری طرف سے نشانی بنے اور تو بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے (القرآن)

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کرتے ہوئے ایک نعمت خوان کی صورت میں اتارا، اور اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی عید ہوگئی، قران پاک کی اس روشن آیت سے یہ حقیقت پوری طرح سے واضح ہوجاتی ہے، کہ جس دن خدائے تعالیٰ کے طرف سے کوئی نعمت عطا ہوا ایمان والوں کیلئے وہ دن عید کا بن جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے جس دن اپنے محبوب علیہ ﷺ کو عظیم نعمت بنا کر ہمارے بیچ مبعوث فرمایا تو وہ دن اگر عید کا نہیں تو کونسا دن عید کا ہوگا، حالانکہ باقی عیدیں اس دن کے صدقے میں نصیب ہوئیں۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اور پھر عید کے دن ہر طرح کی خوشی ہر طرح کا جشن اور چہل پہل منانے کے ساتھ ساتھ صاف ستھرے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا غسل کرنا دوستوں رشتہ داروں سے ملنا، مٹھائی تقسیم کرنا اور ہر ایک کو مبارکباد دینا ہر لحاظ سے جائز ہے، اس لئے بریلوی حضرات، بازار سجاتے ہیں، خوبصورت محرابیں بناتے ہیں، مٹھائی تقسیم کرتے ہیں جھنڈے لہراتے ہیں، جھنڈیاں لگاتے ہیں، ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، نعت خوانی سے لطف و اندوز ہوتے ہیں، اور درود و سلام کے پھول نچھاور کرتے ہیں، اور پھر مزے کی بات تو یہ ہے کہ حضور ختم الرسول علیہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت یہ سب کچھ ہوا۔

جھنڈے خدا نے لہرائے، درود و سلام فرشتوں نے پڑھا، اعلان نبیوں نے کیا، حور و غلماں ایک دوسرے کو مبارکباد دیئے، منادی جبرائیل نے سنائی، اور گواہی شجر و حجر نے دی۔

امام قسطلانی شارح بخاری المتوفی ۹۹۱ھ ربیع الاول میں امت مسلمہ کی معمولات، محافل میلاد کا انعقاد، صدقہ و خیرات، تذکرہ ولادت نبوی، اور اس کی برکات کا تذکرہ کرنے

کے بعد لکھتے ہیں۔ **فصح اللّٰہ اصرا اتخذ لیا لی شھر مولودہ المبارک اعیاد فیکون اشدعلة علیٰ من فی قلبہ مرض**

(المواہب لدنیہ) اللہ تعالیٰ اس شخص کو سلامت رکھے جس نے آپ کی میلاد کے مہینے کی راتوں کو عید مناکر ہر اس شخص پر شدت کی جس کے دل میں (مخالفت) کا مرض ہے۔

باقی رہا اس دن میں اضافی عبادت کا لازم نہ ہونا اس پر محبت وادب رسول میں ڈوب کر غور کیا جاتا تو یہ معاملہ ازخود حل ہوجاتا، آیئے ہم ایک عاشق رسول کے حوالے سے اس کا جواب تحریر کرتے ہیں، مکہ شریف کے عظیم محدث ومحقق شیخ محمد بن علوی مالکی اس مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ **ولم یجعل اللّٰہ تعالیٰ فی یوم الاثنین یوم مولودہ من التعفیف بالعبادات ماجعل فی یوم الجمعة المخلوق فی آدم من الجمعة والخطبة وغیر ذالک اکرامانبیہ علیہ السلام بالتخفیف عن امة بسبب عنایة وجودہ قال اللّٰہ تعالیٰ وما ارسلنک الا رحمة للعالمین۔ ومن جملة ذالک علم التکلیف۔** اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن سوموار کو کسی اضافی عبادت کا حکم نہیں دیا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ولادت کے دن جمعہ اور خطبہ کو لازم کیا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے امت پر تخفیف فرمائی ہے، آپ کے بارے میں فرمایا، اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپکو تمام جہانوں کیلئے سراپا رحمت بنایا ہے، اوران رحمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپکی ولادت کے دن کوئی اضافی عبادت لازمی نہیں فرمائی۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد ہرحال

میں باعث برکت وسعادت ہے جس اُمتی کو یہ نصیب ہوجائے اس پر اللہ کا فضل واحسان ہے

اعتراض نمبر (۷)

بریلویوں کے پاس اس طرح پر شکوہ اور شاندار جلوس کی کیا سند ہے؟

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو!

جواب:

واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

مسلم شریف جلد ۲ باب الہجرت، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو دلکش منظر اور ایمان افروز جلوہ کچھ یوں تھا، کہ پورے مدینہ منورہ کو دلہن کی طرح سے سجایا گیا تھا۔

(۱) فصعد الرجال والنساء فوق البیوت تفرق غلمان والخدم فی الطریق وینا دون یامحمد یا رسول اللہ ﷺ

ترمذی شریف جلد ۲ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **کما کان یوم الذی دخل فیه رسول اللہ ﷺ المدینه اضاء منها کل شیء** (۱) مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے، چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں خوشی میں دوڑتے پھرتے تھے اور یا محمد اور یا رسول اللہ کے فلک شگاف نعرے لگاتے تھے، اور معصوم ننھی بچیاں دف بجاتی تھیں، اور رسول پاک کی جانب اشارہ کر کے گاتی تھیں۔

کہ ہم لڑکیاں ہیں نجار کے عالی گھرانے کے

خوشی ہے آمنہ کے لعل کے تشریف لانے کے

ہر مرد کی زبان پر جاری تھا۔ **جاء رسول اللّٰہ صلیٰ اللّٰہ علیہ وسلم**

ہر عورت پکار کر کہہ رہی تھیں۔ **جاء نبی اللّٰہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم**

اور سب اہل ایمان ملکر نعت خوانی کررہے تھے **طلع البدر علینا۔ وجبت شکر علینا۔ من ثنیات الوادع۔ ما دعا للّٰہ داع**

(۲) کہ جس دن امام الانبیا ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس دن آپ کے حسن وجمال کی ضیاء بار کرنوں سے ہر چیز روشن ہوگئی، ان سب حقیقت افروز بیانات بصیرت افروز ذکراور ایمان افروز تذکرہ کے بعد کوئی شناس انسان، حق پرست آدمی، حق پسند مسلمان یہ کہہ سکتا ہے کہ آج دنیائے اسلام کے سنی وبریلوی حضرات، جس ذوق وشوق، عشق و محبت، اور الفت وعقیدت، سے اپنے آقا ومولیٰ حضور رونق بزم کائنات ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری پر جو پرشکوہ اور شاندار جلوس نکالتے ہیں، کیا یہ سب کچھ اہل مدینہ کی سنت اوران کی پیروی اور اقتدا نہیں ہے، اگر نہیں تو ثابت کرو؟

اعتراض نمبر ۸

بریلوی حضرات جو جشن مناتے ہیں یہ ''جشن،، کا لفظ کہاں سے ثابت ہے؟

اُف رے منکر! یہ بڑھا جوش تعصب آخر

بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

جواب: اس سوال کے جواب کیلئے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اس سوال کا جواب قران وسنت سے نہ دیکر ان کے ہی گھر کا آئینہ انہیں دکھادوں، کہ اے وہابیو دیوبندیو! اگر تم شرک وبدعت کی مشین کو تھوڑی دیر کیلئے بند کر کے اپنے گریبان میں

جھانکو گے تو اس سوال کا جواب نمایاں طور پر تمہارے ہی دامن میں نظر آنے لگے گا۔
یعنی جب دارالعلوم دیوبند کا ۱۰۰ اسو سال پورا ہوا تھا، تو بڑے دھوم دھام اور دھماکہ خیز طریقے سے تم نے ایک جشن منایا ''جشن صد سالہ دیوبند'' کے نام سے جس میں ساڑی والی اندرا تقریر کر رہی تھی، اور داڑھی والے دیوبندی ملا سماعت کر رہے تھے، اس وقت یہ سوال تمہیں کیوں نہیں یاد آیا تھا۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
تم قتل بھی کر دو تو چرچا نہیں ہوتا

اعتراض نمبر ۹

کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ولادت پاک کے موقع پر کبھی میلاد النبی ﷺ منایا تھا؟

جواب:

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ﷺ
اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی ﷺ

نبی مختار شافع محشر ساقی کوثر ﷺ کی ولادت پاک کے وقت صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی نہیں تھے، ایک جواب تو یہ ہو گیا، اب دوسرا جواب ملاحظہ کیجئے، جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وجود مسعود ہوا اور حلقہ بگوش اسلام ہو کر دامن مصطفےٰ میں آ کر اصحاب رسول ﷺ کہلائے اور جب سرکار دو عالم ﷺ نے انہیں اپنے صحابی ہونے کے شرف سے نوازا، تو پھر انہوں نے شہنشاہ کون و مکاں ﷺ کا میلاد اس انداز سے منایا

کہ اس میں خود حضور ﷺ کو اپنا تعارف کرانا پڑا (ترمذی شریف جلد ۲ مشکوۃ شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون له** کہ نبی پاک ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اکٹھے مل کر بیٹھے ہوئے تھے اور نبی پاک ﷺ کا انتظار کر رہے تھے اور انبیاء سابقین علیہم السلام کا ذکر خیر کر رہے تھے، کسی نے کہا حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں، کسی نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں، کسی نے بتایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں کوئی بولا حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں، اتنے میں تاجدار دو جہاں ﷺ تشریف لے آئے، اور فرمایا صحابیو! کیا باتیں کر رہے تھے۔ عرض کی گئی، یارسول اللہ ﷺ انبیاء سابقین علیہم السلام کا ذکر خیر کر رہے تھے، ان کی تعریف و توصیف کر رہے تھے اور ان کے القابات وخطابات کا تذکرہ کر رہے تھے، صاحب سنن دارمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے نبی پاک ﷺ نے فوراً اپنا تعارف کرتے ہوئے فرمایا **الا وانا حبیب اللہ ولا فخر**، کہ خبردار میں اللہ کا حبیب ہوں لیکن اس عالی مرتبہ پر میں فخر نہیں کرتا، نبی پاک ﷺ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ آدم صفی اللہ بھی ٹھیک ہیں ابراہیم خلیل اللہ بھی ٹھیک ہیں اور عیسیٰ روح اللہ بھی درست ہیں مگر انہیں (یعنی صحابہ کرام کو) ابھی تک یہ پتہ نہیں ہے کہ میں کون ہوں کہیں میرے تعلق سے کوئی ایسا لفظ نہ کہہ سکیں جو کہ میرے شان وعظمت کے خلاف ہو اور آگے پھر فرمایا، **وانا حامل لواء الحمد یوم القیامة** اور قیامت کے روز حمد کا جھنڈا اٹھاؤنگا، **تحته ادم فمن دونه ولا فخر** اور اس جھنڈے تلے حضرت

آدم اور دوسرے تمام انبیاء کرام علیہم السلام ہونگے اور میں فخر نہیں کرتا **وانا اول من یحرک حلق الجنة** ۔ اور سب سے پہلے میں ہی جنت کی زنجیر ہلاؤنگا۔ اور سب سے پہلے میرے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائیگا اور میں فخر نہیں کرتا۔ **وانا اول شافع وانا مشفع یوم القیامة ولا فخر**۔ اور میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعت ہوں قیامت کے دن اور میں فخر نہیں کرتا۔ **وانا اکرم الاولین والآخرین ولافخر**۔ اور میں تمام اگلوں اور پچھلوں سے زیادہ معزز و مکرم ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں۔ **انا اول من تنشق عنه الارض فا کسی حلة من حلل الجنة ثم اقوم عن یمین العرش لیس احدا من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری** ۔ آقائے کریم ﷺ فرماتے ہیں، سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، اور مجھے جنتی حلّوں میں سے ایک حلّہ پہنایا جائیگا، اور پھر میں عرش الٰہی کے دائیں طرف کھڑا ہوں گا، ساری مخلوق میں سے میرے علاوہ کوئی اور اس مقام پر کھڑا نہیں ہو پائیگا۔ اس انداز سے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے میلاد النبی ﷺ منایا کہ جسمیں خود حضور ﷺ نے اپنے مراتب و فضائل اپنے القاب و کمالات کو بیان فرمایا۔

اب اگر کوئی بریلوی خطیب یا کوئی سنی مبلغ یا عاشق رسول ﷺ واعظ ان ہی حدیث پاک کو اپنے انداز میں بیان کرتا ہے تو سنی بریلوی لوگ اسی کو میلاد شریف کہتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۰

۱۲ ربیع الاول قطعی طور پر نبی کی پیدائش کا دن ثابت نہیں ہے بلکہ وفات کا دن

ہے لہذا اس موقع پر سوگ منانا چاہیے

افسوس کرنا چاہیے غم کا اظہار کرنا چاہیے، اس موقع پر جشن منانا تعجب ہے؟

جواب:

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم★ مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا★ دم میں جب تک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے

یہ ٹھیک ہے! کہ کسی کی وفات پر افسوس کرنا چاہیے، سوگ منانا چاہیے غم کا اظہار کرنا چاہیے

لیکن ولادت اور زندگی پہلے ہوتی ہے، موت اور وفات بعد میں۔

پہلے بریلوی حضرات کو سرکار ابد قرار ﷺ کی ولادت مبارک اور زندگی مبارک کی خوشی

منانے دو اور عشق مصطفےٰ ﷺ کے یہ متوالے (بریلوی لوگ) موت و وفات کے ایسے

قائل نہیں ہیں جس طرح کہ عام بشر کی موت ہوتی ہے بلکہ

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے :: مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اسی آن کے بعد انکی حیات :: مثل سابق وہی جسمانی ہے

یعنی ایک آن واحد کیلئے جیسے چاند پر ہلکا سا بادل کا ٹکڑا آ جائے، اور فوراً ہی ہٹ جائے اور

پھر اس کے بعد اسی طرح چاند اپنی پوری آب وتاب سے روشن ہو جاتا ہے، حضور

فخر دو عالم ﷺ پر بھی موت کا ہلکا سا پردہ آیا، اور پھر بدستور وہی زندگی بلکہ پہلے سے بھی

بہتر ہے، فاضل بریلوی ارشاد فرماتے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

معترض کا اعتراض یہ ہے کہ بارہ ربیع الاول قطعی طور پر نبی ﷺ کی ولادت کا دن نہیں ہے بلکہ وفات کا دن ہے، حضرت امام الانبیاء ﷺ کی تاریخ ولادت میں اختلاف پایا جاتا ہے کسی نے ۸ ربیع الاول کسی نے ۹ کسی نے دس ۱۰، اور کسی نے بارہ ربیع الاول لکھا ہے تاریخ ولادت میں جس طرح اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح تاریخ وفات میں بھی اختلاف ہے۔

معترض نے تاریخ ولادت کا اختلاف تو کیا لیکن تاریخ وفات کا اختلاف ہضم کر گیا، کیوں کہ اس سے معترض کا مدعا ثابت نہ ہوتا۔ اس لیے ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ مشہور دیوبندی مؤرخ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب سیرت النبی ﷺ کے حاشیہ پر جو لکھے ہیں، وہی انہیں بتا دیتے ہیں۔ یکم ربیع الاول کی روایت ثقہ ترین ارباب سیر موسیٰ عبن عقبہ سے اور مشہور محدث امام لیث مصری سے مروی ہے امام سہیلی نے روض الانف میں اسی کو اقرب الی الحق لکھا ہے اور سب سے پہلے امام مذکور نے ہی درایۃً اس نکتہ کو دریافت کیا کہ بارہ ربیع الاول کی روایت قطعاً ناقابل قبول ہے کیوں کہ دو باتیں یقینی طور پر ثابت ہیں، روز وفات دوشنبہ کا دن تھا اور اس سے تقریباً تین مہینے پہلے ذی الحجہ ۱۰ھ کی نویں تاریخ کو جمعہ تھا ۱۰ھ ذی الحجہ روز جمعہ سے ۱۱ھ بارہ ربیع الاول تک حساب لگاؤ تو کسی بھی صورت میں بارہ ربیع الاول کی تاریخ قطعاً غلط ہے۔

آگے چل کر مزید لکھتے ہیں، اس لیے وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاول ہے ابونعیم نے دلائل بسند یکم ربیع الاول تک تاریخ وفات نقل کیا ہے، ہمیں تو ان کے مطالعہ پر تعجب ہوتا ہے کہ مختلف فیہ مسئلہ کو متفق علیہ اور قطعی کیسے قرار دے دیتے ہیں، اور اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ آپ کی تاریخ وصال ۱۲ ربیع الاول ہے تو اس سے یہ بات لازمی نہیں آتی ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو سرکار ﷺ کی ولادت کی خوشی نہ منائی جائی، کیوں کہ کتاب وسنت نے واضح کر دیا کہ حضور ﷺ کی ولادت اور وصال دونوں امت کے حق میں باعث رحمت ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ ﷺ کا ارشاد مروی ہے۔

حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم۔ (الشفاء ۱۹۱)

میری ظاہری حیات اور میرا وصال دونوں ہی تمہارے لیے بہتر ہیں: امام مسلم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: عن النبی ﷺ قال ان اللہ

عزوجل اذا راد رحمته امة من عباده قبض نبیها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بین یدیها واذا راد هلکته امة عذبها ونبیها حیی فاهلکها وهو ینظر هما قر عینیه بهلکتها حین کذبوه وعصوا امره۔ (مسلم شریف) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی امت پر خاص ارادہ فرماتا ہے تو اس امت سے اس نبی کو اٹھالیتا ہے اور اس نبی کو اس امت کے لیے اجر اور پیش رو بنا دیتا ہے، اور جب کسی امت کی ہلاکت ان کی تکذیب اور نافرمانی کی، اس حدیث پاک میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وصال کو بھی رحمت قرار دیا اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے امت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شفیع بنادیا۔

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ولادت، اور وصال دونوں امت کے لیے رحمت ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ ان دونوں نعمتوں میں بڑی نعمت کونسی ہے تو ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وولات مبارکہ اور شریف آوری ہی عظیم نعمت ہے اور دوسری نعمت تو اس کے صدقے سے حاصل ہوئی۔

لا و ربِّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اب آیئے سوال کے دوسرے رخ کی طرف چلتے ہیں، کہ سوگ منانا چاہیے، غم کا اظہار کرنا چاہیے۔ ''حزن وملال'' سوگ وغم کی وضاحت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود اس طرح فرمائی ہے، مسلم شریف میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: اِنِّی سمِعْتُ رسول اللہ ﷺ یقول علی المنبر لایحل لامرة تو من باللہ والیوم الاٰخر تحد علیٰ میت فوق ثلث الا علیٰ زوج اربعة اشھر وعشر ا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے منبر پر رونق افروز ہوکر فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ خاوند کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

اب اگر بارہ ربیع الاول کو سوگ منائیں کہ یہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کا دن ہے تو فرمان خدا جل شانہٗ اور فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے، کیوں کہ ولادت شریف کی خوشی نہ منا کر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا نہ کیا اور غم کی صورت میں فرمان

مصطفیٰ ﷺ کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے پھر اتنا اور سمجھ لیں کہ سوگ وغم حزن وملال ہم تب منائیں کہ آپ کا فیضان ختم ہوگیا ہو وہ تو الحمدللہ تا قیامت اور بعد از قیامت جاری وساری ہے، آج بھی آپ ہی کی نبوت کا دور ہے، یہ تمام امت آج بھی آپ کی رحمت وشفقت پر قائم ہے، یعنی آپ ﷺ کا وصال ایسا نہیں کہ امت سے تعلق ختم ہوجائے، بلکہ آپ ﷺ برزخی زندگی میں دنیاوی زندگی سے بہتر ہیں، حضور نبیٔ پاک ﷺ نے فرمایا، مشکوٰۃ شریف کی حدیث پاک ہے: ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے جسم کو حرام فرمادیا ہے کہ اسے کھائے اللہ تعالیٰ کے نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

(اعتراضات کے جوابات ختم ہوگئے)

آخری گزارش

آخر میں چلتے چلتے ایک بات اور ظاہر کرنا چاہوں گا، سنی بریلوی حضرات کے جلسے جلوس دیکھ کر دیوبندی وہابی بھی اپنے یہاں کانفرنس اور جلسے کرنے لگے ہیں، سنی بریلوی حضرات جو جلسے کانفرنس وغیرہ کرتے ہیں، تو اس محفل کا مختلف ناموں سے انعقاد کرتے ہیں، مثلاً جشن عید میلاد النبی ﷺ، غوث اعظم کانفرنس، فیضان غریب نواز کانفرنس، جشن مخدوم پاک، اعلیٰ حضرت کانفرنس، وغیرہ اس طرح کے جلسے کرنے والے اہل سنت والجماعت یعنی بریلوی احباب کرام ہوتے ہیں، اس دوسرے طرف غوث خواجہ مخدوم ورضا کے منکرین کے پوسٹر واشتہار کا سر، نامہ زیادہ تر یہ ہوتا ہے، جلسہ سیرت النبی واجلاس عام، اس قسم کے جلسوں کے داعی ومنتظم، تبلیغی جماعت، وہابی دیوبندی اور اہل حدیث حضرات ہوتے ہیں۔

اب آیئے! تعصب وعناد کے گرد وغبار کو جھاڑ کر حق وصداقت کی تلاشی کرتے ہوئے دیکھیں کہ اِن مختلف عنوانات میں جلسے کی شکل میں لوگوں کو اکٹھا کرنے میں، سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے صحیح راستہ پر کون چل رہا ہے، اور بھٹکا ہوا مسافر کون ہے، اور رشد وہدایت کی روشنی میں کون مسرور ہے، سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر جلسہ کرنے اور کرانے والے نجدی

بدمعاشوں سے میں پوچھتا ہوں کہ صحاح ستہ (یعنی بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف اور ابوداؤد شریف) کی کسی بھی کتاب میں الگ سے سیرت النبی ﷺ کا کہیں باب ہے، اگر ہے تو ثابت کرو؟ اور اگر نہیں ہے تو پھر دیوبندی، اہل حدیث ہو کر ایسے جلسے کا انعقاد کیوں کرتے ہو جس کا ثبوت حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ہے۔

سچ فرمایا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے کہ

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف　　نجدی اِدھر کی ہے نہ اُدھر کی اُدھر کی ہے

نجدی تیری منہ پر لعنت تھوتھو۔ نہ تو خالص مسلمان ہے اور نہ ہی کافر مطلق ہے تیرا ہر حال خراب قابل طنز ہے، او کافر مرتد، تو نہ اِدھر کا مسلمان صحیح العقیدہ ہے اور نہ ادھر کا کافر مطلق ہے بلکہ تو درمیان کفر واسلام معلق اُدھر میں لٹکا ہوا ہے۔ بلکہ تیری مثال شتر مرغ کی ہے اس کو کہو تم بوجھ کیوں نہیں اٹھاتے ہو تو وہ کہتا ہے میں مرغ ہوں، اچھا مرغ ہو تو پھر اڑتے کیوں نہیں ہو؟ تو وہ کہتا ہے میں شتر (اونٹ) ہوں تو وہ نہ تو مکمل پرندہ ہے نہ باربردار چوپایہ۔ وہ درمیان میں ہے ایسے ہی نجدی (وہابی دیوبندی) نہ تو کامل مسلمان ہے اور نہ کافر مطلق بلکہ درمیانی چیز منافق ہے، عبداللہ ابن ابی کا چیلہ ہے اللہ ان کے شر سے محفوظ رکھے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

قائدین اہل سنت: اللہ جل جلالہ ورسول اللہ ﷺ کے فضل وکرم سے سواد اعظم اہل سنت کے فیضان سے اِن اعتراض کے جوابات قران وحدیث اور اقوال مفسرین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھرپور کوشش کر کے آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادتیں حاصل کیا، اور قارئین اہل سنت کی بارگاہ میں گزارش کروں گا کہ اس میں اگر آپ کو کسی قسم کی کوئی خامی یا غلطی نظر آئے تو تنقید کا نشانہ نہ بنا کر میری اصلاح فرمائیں اور میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جب تک دنیا میں رکھے ایمان پر رکھے اور جب دنیا سے اٹھائے تو ایمان پر اٹھائے۔ یعنی

میں ہوں سنی رہوں سنی مروں سنی مدینے میں
بقیع پاک میں ہو میری تربت یارسول اللہ ﷺ

دعا گوئے اہل سنت

شیخ محمد شعبان الحق قادری نقشبندی

ساکن کھور باڑی، پوسٹ سیتل پور، ضلع کشن گنج 9475214786

بنگال و بہار کی سرحد پر مسلک اعلیٰ حضرت کا بیباک ترجمان

جامعہ فیضان مفتی اعظم

علامہ نورالحق روڈ ٹھپی جھاڑی نزد کولتھار پناسی، پوسٹ چنامنا، تھانہ پوٹھیا، ضلع کشن گنج (مشرقی بہار) جو کہ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند استاذ العلماء سلطان الاساتذہ حضرت علامہ ڈاکٹر شیخ محمد اسلام الدین اکمل رضوی القادری نقشبندی دامت فیوضہم المبارکہ کی سرپرستی میں نہایت بیباکی کے ساتھ مسلک اعلیٰ حضرت اور طریقۂ اسلاف کرام کی خدمات میں سرگرم عمل ہے بیرونی طلباء کے لیے قیام وطعام کا بہترین انتظام وانصرام ہے لہٰذا آپ تمامی حضرات سے مخلصانہ اپیل ہے کہ ہم سب قدم سے قدم ملا کر منزل کی طرف پیش قدمی کریں اور دامے درمے قدمے سخنے ہر احسن طریقے سے اس ادارے کا تعاون کریں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ السلام کے صدقے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

KHANQUAH-E-AALIA QUADRIA NAQSHBANDIA
Allama Noorul Haque Road Thipi Jhadi Near Kolthar Panasi
P.O. Chanamana, P.S. Pothia, Distt. Kishanganj B.R Pin: 855117
Mob.:9475214786,9434603296